



## سوال

(492) ہتھوٹے ہوئے روزوں کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید سے بوجہ مرض پندرہ روزے پھوٹ گئے تھے۔ بر بنائے لاطمی بیوی زید مذکور نے کل بقیہ روزے خود رکھنے اب زید سوال کرتا ہے کہ آیا مجھے کیا حکم ہے؟ کیا روزے رکھنے ہی پڑیں گے یا معاف ہیں۔ یا مسکینوں کو طعام دینے سے پھٹکارا مل سکتا ہے۔ (خریدار)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں زید کی طرف سے روزے کوئی دوسرا نہیں رکھ سکتا۔ تندرست ہے تو ہر حالت میں اسے رکھنے پڑیں گے۔ اور اگر مسکین ہے تو پندرہ روزوں کے بدلے پندرہ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ بحکم قرآن مجید: **فَذِيَّةً طَعَامًا مِسْكِينٍ ۱۸۴** سورة البقرة

شرفیہ

یہ حکم پیر فرقت یعنی بوڑھے پھونس کے لئے ہے۔ مرد ہو یا عورت

"لذا قالہ عبداللہ ابن عباس کما فی" (صحیح بخاری)

یہ اس کے لئے ہے جس کے روزے پر قوی ہونے کی قطعاً امید نہیں اور کے لئے نہیں ہے۔ بحکم **فَذِيَّةً مِّنْ اَيَّامٍ اٰخَرَ**۔ بعد صحت و قوت قضا کرنا لازم ہے۔ (ابوسعید شرف الدین)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری](#)

جلد 01 ص 647



## محدث فتویٰ